دورِ رسالت میں صحابیات کا مختلف پیشوں میں کردار: ایک جائزہ

عبید احمد خان
حیات محمد
شعبہ اسلامک لرننگ، جامعہ کراچی

تلخیص

زیرِ نظر تحقیقی مقالہ دو نکات کو واضح کرتا ہے: (۱) مقالہ کا پہلا حصہ 'ذریعہ معاش کی تعریف، ذرائع اور ذریعہ معاش کے ادارے' کو مختصراً بیان کرتا ہے۔ (۲) اس مقالہ کا دوسرا حصہ اُن صحابیاتؓ کے احوال بیان کرتا ہے جو نبی ﷺ کی ساتھی ہیں اور مختلف قسم کی تجارت اور پیشوں سے منسلک تھیں۔ مثال کے طور پر کچھ صحابیاتؓ نبی اکرم ﷺ کے پیشے تجارت سے منسلک تھیں جیسے حضرت خدیجہؓ اور حضرت قیلہ انماریہؓ، کچھ صحابیاتؓ نے زیب و زینت کا پیشہ اختیار کیا جیسے حضرت اُمِ زُفر اور اُمِ سُلَیم اور دوسری خواتین نے دائی کا پیشہ اختیار کیا جیسے حضرت سلمہ اُمِ رافعؓ کچھ صحابیاتؓ بچیوں کی ختنہ کیا کرتی تھیں (عربی تہذیب کے مطابق) جیسے اُمِ عطیہ انصاریؓ، کچھ صحابیاتؓ بچوں کو دودھ پلانے کے پیشے سے منسلک تھیں جیسے حضرت حلیمہ سعدیہؓ کچھ خواتین عطر کی تجارت کیا کرتی تھیں جیسے حضرت اسماء بنت مخرمہؓ تھیں کچھ خواتین خدمت کرنے والی تھیں، جیسے حضرت بریرہؓ تھیں۔ کچھ صحابیاتؓ کپڑے سلائی کیا کرتی تھیں جیسے حضرت فاطمہ بنت سُیباؓ، کچھ خواتین علاج کرنے والی اور طبیب تھی۔ جیسے حضرت عائشہؓ۔ یہ مقالہ مزید دوسرا نقطہ بھی بیان کرتا ہے کہ ان صحابیاتؓ نے ان پیشوں کو دولت کی غرض سے اختیار نہیں کیا تھا۔ مزید یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ان پیشوں سے صرف معاشرے کو آسانی فراہم کرنے کی غرض سے صحابیاتؓ یہ کام کرتی تھیں اور مہارت حاصل کرتی تھیں۔

Abstract

The present research article elaborates the following two points: (1) The first part of the article briefly discuses the following topics: definition of livelihood, sources and intention of livelihood.(2) The second part of this article describes details about (sahabiyat), the female companions of Prophet Muhammad (peace be upon him) who were attached to different types of trade and occupations. For example, some (sahabiyat) female companions of Holy Prophet (Peace be upon him) were attached with the occupation of trade like Hazrat Khadija and Hazrat Qeela Anmaria,(May Allah be pleased with them) some adopted the profession of adornment and beautification like Ume Zufar and Ume Sulaim, (May Allah be pleased with them) and others adopted the profession of midwifery like, Hazrat Salma Ume Arfa, some were performing the circumcision of female children (according to the culture of Arabs) like, Hazrat Ume Atia Ansaria, some were attached with the profession of feeding children like ,Hazrat Haleema Sadia, some adopted the trade of perfumes like Hazrat Asma bint Makhrama, some were maid servants like, Hazrat Barera, some were sewing clothes like Hazrat Fatima Bint sheiba,some were physicians and were providing health facilities, like Hazrat Ayesha. The article further elaborates another point that these female companions of prophet Muhammad (Peace be upon him) were not involved in these professions for the purpose of wealth, it further proves that they were doing and were experts in these professions to facilitate the society.

معاش کے لغوی معنی: زندگی، رزق اور سامان زندگی یعنی وہ اشیاء جن سے بسر اوقات کی جائے۔(۱)

معاش کی تعریف: مال کا حلال ذرائع سے حاصل کرنا۔(۲)

معاش کی نیت

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''اعمال (کاموں) کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر آدمی کو اس کی نیت کے مطابق اس کے کام کا نتیجہ ملتا ہے۔''(۳)

ہر کام اور ہر عمل کرتے وقت مسلمان کی نیت اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی ہونی چاہیے اور یہ نیت اعمال کی قبولیت کے لیے ضروری ہے۔

کسی بھی عمل کو کرنے میں کئی نیتیں کی جا سکتی ہیں، مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان تینوں میں سے اعلیٰ نیت کو اختیار کر کے اپنے عمل کو عنداللہ زیادہ قابل قبول بنالے۔

چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ ایک صحابی نے اپنے کمرے کا روشن دان بنایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''یہ کیوں بنایا؟'' انہوں نے عرض کیا، تاکہ ہوا آئے، تو آپؐ نے فرمایا: ''یہ نیت کرلو کہ اذان کی آواز آئے گی۔''

اس مذکورہ حدیث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کسی کام کو کرتے وقت اس کی اگر دو تین یا کئی نیتیں ہو سکتی ہیں تو اعلیٰ نیت کو بنیاد بنایا جائے نہ کہ ادنیٰ کو۔(۴)

چنانچہ حصول معاش کی نیت کے متعلق امام غزالی علیہ رحمہ فرماتے ہیں:

۱) آدمی کو اپنے پیشہ یا تجارت وغیرہ میں لگتے وقت یہ نیت کرنی چاہیے کہ وہ ایک فرض کفایہ انجام دے رہا ہے کیونکہ اگر تمام پیشوں اور کاروبار کو چھوڑ دیا جائے تو کمائی کے تمام دروازے بند ہو جائیں گے اور مخلوق خدا تباہی سے دوچار ہو جائے گی۔

۲) یہ نیت کرنا کہ اس کمائی کے ذریعے سے اپنے اندر عبادت ادا کرنے کی صلاحیت پیدا کرے گا، یا اپنے محتاج مسلمان بھائی کے لیے تعاون کا ذریعہ بنے گا۔

۳) اپنی تجارت سے کما کر مانگنے سے بچنے کی نیت کرنا۔

۴) تجارت کی کمائی سے اہل وعیال کی ضروریات کو پورا کرنا۔

۵) بازار میں جو صورت حال ہو اس میں نیکی کا حکم اور بدی سے بچنے کی تدبیریں اختیار کرنے کی نیت کرنا۔

اگر مسلمان تاجر اپنی تجارت میں یہ مذکورہ نیتیں اختیار کرتا ہے تو اس کی تجارت آخرت کے راستے پر ہوگی اور جو مال اسے تجارت سے حاصل ہوگا وہ مزید برآں ہوگا اور اگر اسے تجارت میں نقصان ہوا تو دنیا ہی کا نقصان ہوگا، آخرت کی کمائی تو کہیں نہیں گئی۔(۵)

معاش کی اہمیت

اسلام یہ چاہتا ہے کہ مسلمان معاشرے کا فرد اپنی معاشی ضروریات کے سلسلے میں دوسرے پر بوجھ بننے کے بجائے وہ خود معاشی کوششیں کر کے اپنی ضروریات میں خود کفیل ہو‘ اور اس کے ساتھ ساتھ وہ معاشرے کے ان افراد کا خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں‘ جو کمزور ہیں اور خود معاشی انتظام و بندوبست نہیں کر سکتے ان کا بوجھ بھی اٹھائے۔

مندرجہ ذیل آیات اور احادیث مبارکہ میں معاش کی اہمیت ثابت ہوتی ہے:

﴿وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَمَن لَّسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ﴾(٦)

ترجمہ:

اور ہم نے تمہارے واسطے اس (زمین) میں معاش کے سامان بنائے اور ان کو بھی دیا جن کو تم روزی نہیں دیتے‘ یعنی دوسری مخلوقات جیسے جانور وغیرہ۔(۷)

﴿وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِتَبْتَغُوا فَضْلاً مِّن رَّبِّكُمْ﴾(۸)

ترجمہ:

اور دن کی نشانی کو ہم نے روشن بنایا تاکہ (دن میں) تم اپنے رب کا فضل (یعنی روزی) تلاش کرو۔(۹)

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِي لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ. فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِن فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيراً لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (١٠)

ترجمہ:

اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان ہو جائے تو اللہ کی یاد (نماز خطبہ) کی طرف (فوراً) چل پڑا کرو اور خرید و فروخت چھوڑ دیا کرو‘ یہ (چل پڑنا خرید و فروخت وغیرہ کے مشاغل کو چھوڑ کر) تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے‘ اگر تم کو کچھ سمجھ ہو (کیونکہ اس کا نفع باقی ہے اور بیع وغیرہ کا نفع فانی ہے) پھر جب نماز (جمعہ کی) پوری ہو چکے تو (اس وقت تم کو اجازت ہے کہ) تم زمین میں چھیل جاؤ اور اللہ کا فضل (روزی) تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔(۱۱)

﴿وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا﴾ (١٢)

ترجمہ:

اور ہم ہی نے دن کو معاش (کمائی) کا وقت بنایا‘ یعنی تمہاری راحت کو مکمل کرنے کے لیے ہم نے صرف رات اور اس کی تاریکی ہی نہیں بنائی بلکہ ایک روشن دن بھی بنایا جس میں تم کاروبار کر کے اپنی معاشی ضروریات حاصل کر سکو۔(۱۳)

احادیث مبارکہ

۱) حضرت مقدام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''کسی نے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے بہتر کھانا کبھی نہیں کھایا، اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں سے کما کر کھایا کرتے تھے۔''(۱۴)

۲) حضرت خولہ بنت قیس زوجہ حضرت سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لائیں، تو وہ دونوں دنیا کے متعلق گفتگو کرنے لگے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''بیشک دنیا (یعنی دنیوی مال ومتاع) ہرا بھرا اور میٹھا ہے، تو جس نے اس کو جائز طریقے سے حاصل کیا اس کے لیے اس میں برکت ہے۔''(۱۵)

۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جو تم خود کما کر کھاتے ہو بیشک وہ پاکیزہ ترین رزق ہوتا ہے۔''(۱۶)

۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''جو شخص دنیا کو جائز (حلال) طریقے سے حاصل کرتا ہے کہ سوال سے بچے اور اپنے اہل وعیال کی کفایت کرے اور ہمسایہ کی مدد کرے (تو وہ قیامت کے دن) اللہ تبارک وتعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرف روشن ہوگا۔''(۱۷)

کمانا انبیاء کرام علیہ السلام کی سنت ہے

کسب حلال تمام انبیاء کرام علیھم السلام کی سنت ہے، کمانا اور حصول معاش کے لیے کوشش ومحنت کرنا منصب نبوت کے منافی نہیں ہے، چنانچہ جب کفار نے آپ ﷺ پر کسب معاش کے لیے بازار میں جانے پر اعتراض کیا تو حق تعالیٰ شانہ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِي الْأَسْوَاقِ﴾(۱۸)

ترجمہ:

اور ہم نے آپ سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے سب کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھے۔(۱۹)

اگرچہ اس آیت میں صراحتاً انبیاء علیھم السلام کا کمانا ثابت نہیں ہوتا لیکن بازار جانے والا عموماً خرید وفروخت کیا کرتا ہے اور دوسرے قرائن سے انبیاء علیھم السلام کا کمانا ثابت ہے۔

اماں حوا علیھا السلام اپنے ہاتھ سے اون بن کر خود بھی پہنتی تھیں اور اپنی اولاد کو بھی پہناتی تھیں۔ حضرت مریم علیھا السلام بھی اون کاتتی تھیں۔(۲۰)

ذرائع معاش

ذریعہ معاش وہ مشغلہ ہوتا ہے جس میں لگ کر انسان اپنی معاشی ضروریات کیلئے اسباب کا انتظام کرتا ہے۔ انسان کے بنیادی ذرائع معاش کل چار ہیں:

(۱) تجارت (۲) زراعت (۳) صناعت (۴) اجارہ (مزدوری، ملازمت اور معاوضہ کے عوض کام کرنا) (۲۱)

نوٹ: مندرجہ ذیل سطور میں ان بعض صحابیات کا ذکر کیا جاتا ہے جو معاش کے مختلف پیشوں سے منسلک تھیں۔

التاجرۃ (تجارت کرنے والی)

۱۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

نام: خدیجہ بنت خویلد بن اسد، ان کی والدہ کا نام فاطمہ بنت زائدہ قریشیہ تھا، نبی کریم ﷺ کی بعثت سے پہلے یعنی زمانہ جاہلیت میں لوگ ان کو طاہرہ کہہ کر پکارتے تھے۔

نکاح: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سب سے پہلے ابو ہالہ بن زرارہ بن نباش التمیمی کے نکاح میں تھیں، ان کے بعد انہوں نے عتیق بن عائذ سے نکاح کیا پھر ان کے بعد رسول اللہ ﷺ نے نکاح کیا۔

ایمان لانا: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سب سے پہلے آپ ﷺ پر ایمان لائی اور مسلمان ہوئیں۔ (۲۲)

پیشہ: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا تاجر خاتون تھیں، یعنی مضاربت کیا کرتی تھیں کہ سرمایہ آپ رضی اللہ عنہا کا ہوتا تھا اور عمل تجارت مرد کیا کرتے تھے۔

تفصیل: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ایک معزز، بڑی دولت منداور تاجر خاتون تھیں، آپ رضی اللہ عنہا ملک شام مال تجارت بھیجا کرتی تھیں، قریش کے اونٹوں پر جس قدر مال تجارت ہوتا تھا اس قدر ان کے تنہا اونٹوں پر ہوتا تھا، آپ رضی اللہ عنہا مردوں سے تجارت کرایا کرتی تھیں، یعنی مضاربت کیا کرتی تھیں کہ سرمایہ آپ رضی اللہ عنہا کا ہوتا تھا اور عمل تجارت مرد کیا کرتے تھے، نفع میں آپ رضی اللہ عنہا اور آپ کے تجارتی سامان کو فروخت کرنے والے مرد کا حصہ برابر برابر ہوتا تھا، جب آپ ﷺ کی عمر پچیس سال کی ہوئی اور آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں امین کے نام سے مشہور تھے، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کسی آدمی کو آپ ﷺ کے پاس بھیجا اور کہا کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھو کہ ان کے تجارتی سامان کو ملک شام میں فروخت کرنا ہے اور آپ کے ساتھ حضرت خدیجہ کے غلام میسرہ بھی ہوں گے اور حضرت خدیجہ نے کہا کہ میں آپ کو نفع میں دوگنا دوں گی جتنا میں کسی اور آدمی کو دیتی ہوں، سو رسول اللہ ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہا کی پیشکش قبول کی اور ملک شام میں آپ رضی اللہ عنہا کے تجارتی سامان کو فروخت کیا اور وہاں ملک شام میں دوسرا تجارتی سامان خریدا اور اس کو مکہ مکرمہ میں فروخت کیا، چنانچہ اس موقعہ پر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے دوگنا منافع کمایا جتنا وہ کمایا کرتی تھیں، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کے لیے منافع میں سے جتنا حصہ مقرر کیا تھا اس سے دوگنا دیا اور آپ ﷺ کو نکاح کا پیغام بھیجا جو آپ ﷺ نے قبول فرمایا۔ (۲۳)

۲۔ قیلہ انماریہ رضی اللہ عنھا

نام: ان کے نام میں تین اقوال ہیں: (۱) قیلہ انماریہ (۲) قیلہ عقیلیہ (۳) قیلہ انصاریہ' ان کو ام بنی انمار (یعنی بنی انمار کی ماں) اور اخت بنی انمار (یعنی بنی انمار کی بہن) بھی کہا جاتا ہے۔(۲۴)

پیشہ: تجارت کیا کرتی تھیں۔

حدیث: حضرت قیلہ انماریہ رضی اللہ عنھا فرماتی ہیں کہ میں ایک عمرہ کے موقع پر مروہ کے پاس نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' سو میں نے کہا: کہ اے اللہ کے رسول (ﷺ)! میں ایک خرید و فروخت کرنے والی خاتون ہوں' پس جب میں کسی چیز کے خریدنے کا ارادہ کرتی ہوں تو میں اس چیز کی کم قیمت لگاتی ہوں اس قیمت سے جتنا میرا اسے خریدنے کا ارادہ ہوتا ہے اور جب میں کسی چیز کے بیچنے کا ارادہ کرتی ہوں تو میں اس چیز کی زیادہ قیمت لگاتی ہوں اس قیمت سے جتنے میں میرا ارادہ اسے بیچنے کا ہوتا ہے پھر کم کرتے کرتے مطلوبہ قیمت پر آ جاتی ہوں' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے قیلہ! ایسا نہ کیا کرو' جب تم کسی چیز کے خریدنے کا ارادہ کرو تو اس کی وہی قیمت لگاؤ جس پر تم اسے خریدنا چاہتی ہو' یا تو وہ چیز (اس قیمت پر) تم کو دے دی جائے گی یا منع کر دی جائے گی اور جب تم کسی چیز کے بیچنے کا ارادہ کرو تو اس کی وہی قیمت لگاؤ جس پر تم اس کو بیچنا چاہتی ہو یا تو تم وہ چیز (اس قیمت پر) دے دو گی یا منع کر دو گی۔''(۲۵)

۳۔ زینب بنت قیس رضی اللہ عنھا

نام: زینب بنت قیس بن مخرمہ قرشیہ اور انہوں نے بیت المقدس اور مکہ مکرمہ دونوں طرف نماز پڑھی۔(۲۶)

تجارتی عمل: حضرت زینب بنت قیس رضی اللہ عنھا نے اپنے غلام عبدالرحمٰن کو دس ہزار کے عوض آزاد کیا' پھر پیسوں کی ادائیگی کے وقت ایک ہزار چھوڑ دیے' یعنی نو ہزار کے عوض اپنے غلام کو آزاد کیا۔(۲۷)

۴۔ ام شریک انصاریہ رضی اللہ عنھا

نام: ان کے نام میں اختلاف ہے: (۱) بعض کہتے ہیں کہ عزیلہ (۲) بعض کہتے ہیں کہ غزیہ (۲۸)

ام شریک کے والد کے نام میں بھی اختلاف ہے: (۱) بعض کہتے ہیں کہ انس ہے (۲) بعض کہتے ہیں کہ خالد ہے (۳) بعض کہتے ہیں کہ ابوالعکر ہے۔(۲۹)

☆ ام شریک رضی اللہ عنھا مال دار خاتون تھیں' اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں بہت زیادہ خرچ کرنے والی تھیں اور مہمان نواز بھی تھیں۔(۳۰)

نوٹ: مجھے باوجود تلاش کرنے کے یہ بات معلوم نہیں ہوسکی کہ ام شریک رضی اللہ عنھا کے مال کی آمدنی کا ذریعہ کیا تھا چونکہ وہ ایک امیر خاتون تھیں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتی تھیں اور مہمان نواز بھی تھیں' تو لازمی سی بات ہے کہ مال کی آمدنی کا کوئی ذریعہ تو ہوگا۔

الماشطۃ (عورتوں کی کنگھی اور زیب وزینت کرنے والی)

۱۔ ام زفر رضی اللہ عنھا

نام: ان کا نام جثامہ مزنیہ تھا، آپ ﷺ نے ان کا نام تبدیل کر کے حضانہ اور دوسری روایت میں ہے کہ حسانہ رکھا۔
بال کنگھی کرنا: ام زفر رضی اللہ عنھا ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنھا کے بال کنگھی کیا کرتی تھیں۔ (۳۱)

۲۔ ام سلیم بنت ملحان رضی اللہ عنھا

نام: ان کے نام میں اختلاف ہے (۱) بعض کہتے ہیں کہ سہلہ ہے (۲) بعض کہتے ہیں کہ رمیلہ ہے (۳) بعض کہتے ہیں کہ رمیثہ ہے (۴) بعض کہتے ہیں کہ ملیکہ ہے (۵) بعض کہتے ہیں کہ غمیصاء ہے (۶) بعض کہتے ہیں کہ رمیصاء ہے۔ (۳۲)

نکاح: ام سلیم رضی اللہ عنھا اسلام لانے سے پہلے مالک بن نضر کی نکاح میں تھیں اور یہ مالک بن نضر حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے والد تھے، جب یہ اسلام لائی تو انہوں نے اسلام کو اپنے شوہر (مالک بن نضر) پر پیش کیا تو وہ ان پر غصہ ہوئے اور شام کی طرف چلے گئے اور وہیں پر ان کی وفات ہوئی، پھر حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کیا، حضرت ام سلیم نے نبی کریم ﷺ سے بعض احادیث روایت کی ہیں اور ان کا شمار عقلمند خواتین میں ہوتا تھا۔ (۳۳)

زیب وزینت کرنا: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنھا کا ام المومنین حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنھا کی زیب وزینت کرنا۔

حدیث: جب نبی کریم ﷺ خیبر کے مقام پر یا راستے میں کسی جگہ ام المومنین حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنھا کے دولہا بنے، تو رسول اللہ ﷺ کے لیے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنھا نے حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنھا کے بالوں کو کنگھی کی اور ان کی زیب وزینت کی۔ (۳۴)

۳۔ آمنہ بنت عفان رضی اللہ عنھا

نام: آمنہ بنت عفان رضی اللہ عنھا جو کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں۔
نکاح: حکم بن کیسان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔
بال کنگھی کرنا: ایمان لانے سے پہلے یہ عورتوں کے بال کنگھی کیا کرتی تھیں۔

ایمان لانا: فتح مکہ کے دن ایمان لائیں، یہ ان عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے ابوسفیان کی بیوی ہند کے ساتھ نبی کریم ﷺ سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی، چوری نہیں کریں گی، اور زنا نہیں کریں گی۔ (۳۵)

۴۔ بسرۃ بنت صفوان رضی اللہ عنھا

نام: بسرۃ بنت صفوان رضی اللہ عنھا، جو کہ ورقہ بن نوفل کی بھتیجی تھی۔
نکاح: مغیرہ بن ابی العاص کے نکاح میں تھیں، یہ ان صحابیات میں سے ہیں جنہوں نے ہجرت کی، اور آپ ﷺ سے بیعت کی۔

زیب و زینت کرنا: بسرۃ بنت صفوان رضی اللہ عنہا مکہ میں عورتوں کے بال کنگھی کیا کرتی تھیں اور ان کی زیب و زینت کیا کرتی تھیں۔

القابلۃ دائی (مڈوائف)

۱۔ سلمی ام رافع رضی اللہ عنہا

نام: سلمی ام رافع رضی اللہ عنہا، یہ رسول اللہ ﷺ کی آزاد کردہ باندی تھیں، دوسرا قول یہ ہے کہ یہ صفیہ بنت عبدالمطلب کی آزاد کردہ باندی تھیں۔

نکاح: یہ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، جو نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

دائی ہونا: سلمی ام رافع رضی اللہ عنہا دایہ تھیں۔

آثار:

(۱) حضرت سلمی ام رافع رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے ہاں خادمہ تھیں اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کے پیدائش کے وقت دایہ کے فرائض سرانجام دیتی تھیں۔

(۲) اسی طرح جب حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا نے (جو کہ آپ ﷺ کی باندی تھیں) حضرت ابراہیم بن محمد ﷺ کو جنا تو حضرت سلمی ام رافع رضی اللہ عنہا نے ان کی دایہ کے فرائض سرانجام دیے۔

(۳) حضرت سلمی ام رافع رضی اللہ عنہا حضرت فاطمہ بنت محمد ﷺ کی بھی دایہ تھیں۔(۳۷)

حدیث: حضرت سلمی ام رافع رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نے جب رسول اللہ ﷺ کو ابراہیم رضی اللہ عنہ کی پیدائش کی خوشخبری سنائی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایک غلام ہبہ کیا۔(۳۸)

۲۔ سودہ بنت مسرح رضی اللہ عنہا

دائی ہونا: حضرت سودہ بنت مسرح حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی پیدائش کے وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی دایہ تھیں، اس حدیث کی سند مجہول ہے۔(۳۹)

المرضعۃ (دودھ پلانے والی)

۱۔ ثویبہ:

نام: ثویبہ، جو کہ ابولہب کی آزاد کردہ باندی تھی، ثویبہ کے اسلام لانے یا نہ لانے میں اختلاف ہے۔

دودھ پلانا: ثویبہ نے نبی کریم ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔

تفصیل: ثویبہ نے رسول اللہ ﷺ کو دودھ پلایا تھا یعنی نبی کریم ﷺ کو حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا سے پہلے ثویبہ نے اپنا دودھ پلایا تھا، اس وقت ثویبہ کی گود میں ان کے بیٹے مسروح تھے، ثویبہ رسول اللہ ﷺ اور اپنے بیٹے مسروح دونوں کو دودھ پلاتی تھیں، ثویبہ نے

رسول اللہ ﷺ سے پہلے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو بھی دودھ پلایا تھا۔

وفات: جب آپ ﷺ سن ۷ ہجری کو خیبر سے واپس لوٹ رہے تھے تو آپ کو ثویبہ کے انتقال کی خبر ملی۔(۴۰)

۲۔ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا

نام: حلیمہ بنت ابی زوئیب (ابوزوئیب کا نام عبداللہ تھا)۔

دودھ پلانا: حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے ثویبہ کے بعد رسول اللہ ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔(۴۱)

حدیث: ابوطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''میں نے نبی کریم ﷺ کو جعرانہ مقام پر گوشت تقسیم کرتے ہوئے دیکھا۔'' ابوطفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس وقت لڑکا تھا' اونٹوں کی ہڈیاں اٹھایا کرتا تھا' سامنے سے ایک عورت آئی یہاں تک کہ آپ ﷺ کے قریب ہوگئی تو ''آپ ﷺ نے ان کے لیے اپنی چادر بچھائی پس وہ عورت اس پر بیٹھ گئی۔'' میں (ابوطفیل) نے پوچھا یہ عورت کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی رضاعی ماں ہے۔(۴۲)

۳۔ ام بردہ بنت منذر رضی اللہ عنہا

نام: ان کے نام میں دو قول ہیں (۱) خولہ بنت منذر (۲) زینب بنت سفیان' یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہے۔

نکاح: ام بردہ رضی اللہ عنہا حضرت براء بن اویس رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی۔

دودھ پلانا: جب ابراہیم بن محمد ﷺ کی پیدائش ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے اپنے بیٹے ابراہیم رضی اللہ عنہ کو دودھ پلانے کے لیے حضرت ام بردہ رضی اللہ عنہا کے سپرد کیا' حضرت ام بردہ رضی اللہ عنہا ابراہیم رضی اللہ عنہ کو ان کی وفات تک دودھ پلاتی رہیں۔(۴۳)

۴۔ آمنہ بنت قیس رضی اللہ عنہا

نام: آمنہ بنت قیس بن عبداللہ' جو کہ ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی چچازاد بہن تھی اور بنو اسد بن خزیمہ سے تعلق رکھتی تھیں۔(۴۴)

دودھ پلانا: آمنہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا کو دودھ پلایا تھا۔(۴۵)

۵۔ برکہ بنت یسار رضی اللہ عنہا

نام: برکہ بنت یسار رضی اللہ عنہا' جو کہ ابوسفیان کی آزاد کردہ باندی تھیں اور ابوتجراہ کی بہن تھیں۔

نکاح: برکہ بنت یسار حضرت قیس بن عبداللہ اسدی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں اور اپنے شوہر کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔(۴۶)

دودھ پلانا: حضرت برکہ بنت یسار رضی اللہ عنہا نے عبیداللہ بن جحش کو دودھ پلایا تھا۔(۴۷)

فائدہ: عبیداللہ بن جحش حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے شوہر تھے اور جب حبشہ کی طرف ہجرت کی تو وہاں مذہب اسلام چھوڑ کر عیسائی مذہب اختیار کیا۔(۴۸)

العطارۃ (عطر فروش)

۱۔ اسماء بنت مخربہ رضی اللہ عنہا

نام: اسماء بنت مخربہ، یہ ابوجہل کی والدہ ہیں اور ہشام بن مغیرہ کی بیوی ہیں۔

نکاح: جب ہشام بن مغیرہ نجران آئے تو وہاں انہوں نے اسماء بنت مخربہ کو دیکھا، انہیں یہ خاتون پسند آئی، سو انہوں نے اس سے شادی کی اور ان کو مکہ لے آئے۔

ایمان لانا: اسماء بنت مخربہ کے مسلمان ہونے یا نہ ہونے میں دو قول ہیں (۱) پہلا قول یہ ہے کہ ان کا انتقال حالت کفر میں ہوا یعنی مسلمان نہیں ہوئی تھی (۲) دوسرا قول یہ ہے کہ یہ مسلمان ہوئی تھیں، انہوں نے بیعت کی تھی اور مدینہ منورہ آئی تھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلافت تک یا اس کے بعد تک زندہ رہیں۔ ابن حجر نے دوسرے قول کو ترجیح دی ہے۔(۴۹)

پیشہ: اسماء بنت مخربہ عطر بیچا کرتی تھیں۔

اثر: ربیع بنت معوذ کہتی ہیں کہ ''میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلافت میں انصار کی عورتوں کے ساتھ اسماء بنت مخربہ کے ہاں گئی، ان کے بیٹے عبداللہ بن ابی ربیعہ یمن میں ہوتے تھے اور وہاں سے عطر بھیجا کرتے تھے، ان کی والدہ اسماء بنت مخربہ مدینہ منورہ میں اس کو بیچا کرتی تھیں، ہم ان سے عطر خریدتے تھے، جب اسماء بنت مخربہ نے میری شیشی کی بوتلوں میں عطر ڈالا اور اس کو وزن کیا جیسے کہ میرے ساتھ آئی ہوئی باقی عورتوں کے عطر کو وزن کیا تھا، اسماء بنت مخربہ نے عطر لینے والی عورتوں سے کہا کہ میرا تم پر جو حق ہے وہ لکھ لو (یعنی ان عورتوں نے ادھار کا سودا کیا تھا کہ عطر تو لے لیا لیکن اس کی قیمت اس وقت ادا نہیں کی، اس وجہ سے اسماء بنت مخربہ نے کہا کہ میرا تم پر جو حق ہے اس کو لکھ لو یعنی عطر کی قیمت)، حضرت ربیع بنت معوذ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا کہ ہاں اس ادھار کی رقم کو ربیع بنت معوذ کے نام لکھ دو (ربیع بنت معوذ یہ حضرت معوذ رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہے، حضرت معوذ اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہما نے ابوجہل کو جنگ بدر میں قتل کیا تھا، اسماء بنت مخربہ ابوجہل کی والدہ ہیں، اس وجہ سے) اسماء بنت مخربہ نے کہا کہ مجھ سے دور ہٹ جاؤ، تو اس قاتل کی بیٹی ہے جس نے اپنے سردار (ان کا اشارہ اپنے بیٹے ابوجہل کی طرف تھا) کو قتل کیا تھا، حضرت ربیع بنت معوذ کہتی ہیں کہ میں نے کہا: نہیں، میں اس شخص کی بیٹی ہوں جنہوں نے اپنے غلام کو قتل کیا تھا۔ اسماء بنت مخربہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں کبھی بھی تمہیں کوئی چیز نہیں بیچوں گی۔ ربیع بنت معوذ کہتی ہیں کہ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں کبھی بھی تم سے کوئی چیز نہیں خریدوں گی، اللہ کی قسم اس عطر میں نہ تو خوشبو ہے اور نہ ہی یہ عطر معلوم ہوتا ہے۔

ربیع بنت معوذ کہتی ہیں: اے میرے بیٹے اللہ کی قسم! میں نے کبھی بھی ایسا عطر نہیں سونگھا جس کی خوشبو اسماء بنت مخربہ کی عطر کی خوشبو سے زیادہ اچھی ہو، لیکن میں اس وقت غصہ میں تھی (اس وجہ سے مذکورہ جملہ کہا)۔(۵۰) ''الاستیعاب'' میں اس طرح کے الفاظ ہیں کہ: میں کسی عطر کو بدبودار نہیں پاتی سوائے تمہارے عطر کے، یعنی میں تمہارے عطر کو بدبودار پاتی ہوں۔(۵۱)

۲۔ ملکیہ رضی اللہ عنہا

نام: ملکیہ جو حضرت سائب بن اقرع رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں۔

پیشہ: ملکیہ رضی اللہ عنہا عطر بیچا کرتی تھیں۔(۵۲)

الخیاطۃ (کپڑے سینے والی)

۱۔ فاطمہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا

نام: فاطمہ بنت شیبہ بن ربیعہ، جو کہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ کی چچازاد بہن ہے۔

نکاح: فاطمہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی نکاح میں تھیں۔

کپڑے سینا: حنین والے دن حضرت عقیل رضی اللہ عنہ اپنی اہلیہ حضرت فاطمہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، ان کی تلوار خون سے آلودہ تھی، انہوں نے حضرت عقیل رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ: آپ کو مشرکین کے غنائم (مال غنیمت) سے کیا چیز ملی؟ حضرت عقیل رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا کو ایک سوئی دی اور کہا کہ اس کے ذریعہ سے اپنے کپڑے سینا، تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی منادی (رسول اللہ ﷺ کی بات کو بلند آواز سے کہنے والا) کی آواز سنی کہ "سوئی (مال غنیمت میں) جمع کر دو۔" حضرت عقیل رضی اللہ عنہ نے سوئی لی اور مال غنیمت میں جمع کر دی۔(۵۳)

الخادمۃ (خدمت کرنے والی)

۱۔ ام عیاش رضی اللہ عنہا

خدمت کرنا: حضرت ام عیاش رضی اللہ عنہا آپ ؐ کی خدمت کیا کرتی تھیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ام عیاش رقیہ بنت محمد ﷺ کی باندی تھیں۔(۵۴)

حدیث: ام عیاش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو وضو کروایا کرتی تھی، اس حالت میں کہ میں کھڑی ہوتی تھی اور آپ ؐ بیٹھے ہوئے ہوتے تھے۔(۵۵)

۲۔ خضرہ رضی اللہ عنہا

حضرت خضرہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ؐ کی باندی تھیں اور آپ ﷺ کی خدمت کیا کرتی تھیں پھر آپ ﷺ نے ان کو آزاد کر دیا تھا۔

۳۔ رضوی رضی اللہ عنہا

حضرت رضوی رضی اللہ عنہا بھی آپ ﷺ کی باندی تھیں اور آپ ﷺ کی خدمت کیا کرتی تھیں، پھر آپ ﷺ نے ان کو آزاد کر دیا تھا۔

۴۔ میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا

نام: میمونہ بنت سعد اور بعض کے نزدیک میمونہ بنت سعید، آپ ﷺ کی باندی تھیں اور آپ ﷺ کی خدمت کیا کرتی تھیں، پھر آپ ﷺ نے ان کو آزاد کر دیا تھا۔

فائدہ: میمونہ بنت سعد آپ ﷺ کی آزاد کردہ باندی تھیں اور میمونہ بنت حارث آپ ﷺ کی زوجہ محترمہ تھیں، لہٰذا یہ دو الگ الگ عورتیں ہیں۔

۵۔ سلمیٰ ام رافع رضی اللہ عنہا

حضرت سلمیٰ ام رافع رضی اللہ عنہا بھی آپ ﷺ کی باندی تھیں اور آپ ﷺ کی خدمت کیا کرتی تھیں، آپ ﷺ نے ان کو آزاد کر دیا تھا۔(۵۶)

۶۔ ماریہ رضی اللہ عنہا

نام: ماریہ اور ان کی کنیت ام رباب تھیں، آپ ﷺ کی خدمت کیا کرتی تھیں۔(۵۷)

۷۔ حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا

حضرت حبیبہ ابی سفیان رضی اللہ عنہا ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ تھیں۔

فائدہ: حبیبہ بنت ابی سفیان یہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ تھیں اور ام حبیبہ بنت ابی سفیان آپ ﷺ کی زوجہ محترمہ تھیں، دونوں الگ الگ عورتیں ہیں، اگرچہ دونوں کے والدین کا نام ایک جیسا ہے یعنی ابوسفیان۔(۵۸)

۸۔ بریرہ رضی اللہ عنہا

حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کیا کرتی تھیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو خرید کر آزاد کر دیا تھا۔(۵۹)

۹۔ برکہ حبشیہ رضی اللہ عنہا

جب ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے حبشہ کی طرف ہجرت کی، تو وہاں برکہ حبشیہ رضی اللہ عنہا حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا کی خدمت کیا کرتی تھیں اور ان کے ساتھ مدینہ منورہ آئی۔(۶۰)

۱۰۔ لہیہ رضی اللہ عنہا

حضرت لہیہ رضی اللہ عنہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی باندی تھیں اور ان کی صاحب زادی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کیا کرتی تھیں۔(۶۱)

۱۱۔ زینب رضی اللہ عنہا

حضرت زینب رضی اللہ عنہا حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کی خدمت کیا کرتی تھیں۔(۶۲)

۱۲۔ رہیمہ رضی اللہ عنہا

حضرت رہیمہ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت کیا کرتی تھیں۔(۶۳)

المرضات (علاج کرنے والی، تیمارداری کرنے والی)

۱۔ فاطمہ بنت محمدؐ

نکاح: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔

علاج: چٹائی جلا کر اس کے ذریعہ سے خون کے بہاؤ کو بند کرنا۔

حدیث: سہل بن ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (جنگ احد کے موقع پر) جب رسول اللہ ﷺ کے سر پر خود ٹوٹ گیا اور آپؐ کا چہرہ مبارک خون آلود ہو گیا اور سامنے کے دانت مبارک ٹوٹ گئے، تو حضرت علی (رضی اللہ عنہ) ڈھال میں پانی بھر بھر کے لاتے تھے اور حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) آپؐ کے چہرے مبارک سے خون دھوتی، جب حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے دیکھا کہ خون کثرت کے ساتھ پانی پر بڑھ رہا ہے، تو انہوں نے ایک چٹائی کو جلایا اور اسے آپؐ کے زخموں پر لگایا جس کی وجہ سے خون رک گیا۔(۶۴)

۲۔ ام المؤمنین عائشہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا

نکاح: عائشہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے نکاح میں تھیں۔

علاج: حضرت عائشہ حضرت اللہ عنہا بیمار کے لیے اور میت کے سوگواروں کے لیے تلبینہ بنانے کا حکم دیتی تھیں۔

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میں نے آپؐ کو فرماتے سنا کہ ''تلبینہ مریض کے دل کو راحت پہنچاتا ہے اور بعض غم کو دور کرتا ہے۔''(۶۵) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ''ھو البغیض النافع یعنی بیمار اس (تلبینہ) کو ناپسند کرتا ہے، لیکن وہ بیمار کے لیے نافع اور مفید ہے۔(۶۶)

تشریح: مریض کی طبیعت دودھ اور دوسری نرم غذاؤں سے اکتا جاتی ہے اور وہ تلبینہ بھی شوق سے نہیں کھاتا لیکن وہ اس کے لیے مفید ہوتا ہے اس لیے اسے بغیض نافع کہا۔

تلبینہ: دودھ، شہد اور جو یا گندم سے بنایا جاتا ہے۔(۶۷)

۳۔ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا

نکاح: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں اور حضرت عبداللہ بن زبیر کی والدہ تھیں۔

فائدہ: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام قتلہ یا قتیلہ بنت عبدالعزی تھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام ام رومان بنت عامر تھا، یعنی حضرت عائشہ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہما علاتی (باپ شریک) بہنیں تھیں۔(۶۸)

علاج: اگر کسی عورت کو بخار ہوتا تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اس کے گریبان میں پانی ڈالتیں اور اس کے لیے دعائیں کرتی۔

حدیث: حضرت اسماء بنت ابی بکر فرماتی ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم بخار کو پانی سے ٹھنڈا کریں۔''(۶۹)

۴۔ ام قیس رضی اللہ عنہا

نام: ام قیس بنت محصن اسدیہ جو کہ حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں، کہا جاتا ہے کہ ان کا نام امیہ تھا۔

ایمان لانا: ام قیس مکہ میں ایمان لائیں، آپؐ کے ہاتھ پر بیعت کی اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔(۷۰)

علاج: غدرہ بیماری (جو کہ بچوں میں پائی جاتی ہے) کا علاج حلق میں انگلی ڈال کر (غدود، Tonsil) کو دبایا کرتی تھیں۔

غدرہ: غدرہ اصل میں حلق کے اندر واقع لوزتین (غدود، Tonsil) کی سوزش ہے، جب ان میں پیپ پڑ جاتی ہے۔

خواتین زمانہ قدیم سے غدرہ بیماری کے وقت بچوں کے حلق میں انگلی ڈال کر لوزتین (غدود، Tonsil) کو دبا دیتی تھیں، اس طرح دبانے سے ان میں سے خون اور پیپ نکلتا ہے اور بچہ بڑی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے (یہ خون اور پیپ اگر سانس کی نالی میں داخل ہو جائے تو سانس بند کر سکتا ہے یا یہ سوزشی مواد وہاں پر نمونیہ کا باعث ہو سکتا ہے)۔ اسی وجہ سے نبی کریمؐ نے عورتوں کو غدرہ بیماری میں بچوں کے حلق کے اندر انگلی ڈال کر لوزتین کو دبانے سے منع فرمایا، بلکہ قسط ہندی (میٹھی کوٹھ) کو رگڑ (گھس) کر اسے ناک میں ڈالنے کا حکم دیا ہے۔(۷۱)

حدیث: حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے ایک بیٹے کو لے آئیں، (وہ لڑکا عذرہ بیماری میں مبتلا تھا) انہوں (حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا) نے اس کا علاج لوزتین دبا کر کیا تھا، آنحضور ﷺ نے فرمایا: ''آخر تم عورتیں کیوں اپنی اولاد کو یوں لوزتین دبا کر اذیت پہنچاتی ہو، تمہیں چاہیے کہ اس مرض میں عود ہندی (قسط ہندی) کا استعمال کیا کرو، کیونکہ اس میں سات بیماریوں سے شفاء ہے، ان میں ایک ذات الجنب کی بیماری بھی ہے۔''(۷۲)

۵۔ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا

نام: اسماء بنت عمیس بن معد، جو کہ ام المؤمنین حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی اخیافی (ماں شریک) بہن تھیں، ان کی والدہ کا

نام خولہ بنت عوف تھا' انہوں نے اپنے شوہر جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔

نکاح: حضرت اسماء بنت عمیس حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی نکاح میں تھیں' ان کی شہادت کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حنین کے دن ان کا نکاح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کر دیا' یعنی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئی اور حضرت ابوبکر صدیق کے انتقال کے بعد حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کیا۔(۷۳)

علاج: اسہال کے لیے سنا (ایک دست آور دوا کا نام ہے) دوا کا استعمال کرنا۔

حدیث: اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ ''تم (پیٹ کے) اسہال کے لیے کون سی دوا استعمال کرتی ہو؟'' تو میں نے کہ کہ شبروم (ایک دست آور دوا کا نام ہے)' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''وہ تو سخت گرم ہے۔'' (حضرت اسماء بنت عمیس کہتی ہیں کہ) پھر میں نے اسہال کے لیے سنا (ایک دست آور دوا کا نام ہے) کا استعمال کرنے لگی' تو آپ ؐ نے فرمایا کہ ''اگر کوئی چیز موت سے شفا دے سکتی تو وہ سنا ہوتی۔''(۷۴)

نوٹ: اگرچہ مذکورہ تمام صحابیات رضی اللہ عنھن یہ سب کام محض اپنے معاش کے لیے نہیں کرتی تھیں لیکن کرتی تو تھیں۔

حوالہ جات

۱۔ (الف): لویس معلوف' المنجد' ص:۷۵۹۷' ترجمہ: مولانا ابوالفضل عبدالحفیظ بلیاوی' لاہور' خزینہ علم وادب۔

(ب): نعمانی' مولانا محمد عبدالرشید' لغات القرآن' ج:۵' ص:۱۷' ۴۱' کراچی' دارالاشاعت' ۱۹۹۴ء۔

۲۔ جماعت علماء تجار اور ماہرین علوم جدیدہ' اسلامی طریقہ تجارت' ج:۲' ص:۴۶' ۴۵' (دوسری اشاعت)' ۲۰۱۱ء۔

۳۔ البخاری' ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل' صحیح البخاری' باب بدء الوحی' ص:۱۳' حدیث نمبر:۱' (الطبعۃ الرابعۃ)' بیروت۔ لبنان' دارالکتب العلمیۃ' ۲۰۰۴ء۔۱۴۲۵ھ۔

۴۔ اسلامی طریقہ تجارت' ج:۲' ص:۴۶' ۴۵۔

۵۔ الغزالی' ابوحامد محمد بن محمد' احیاء علوم الدین' ج:۲' ص:۸۴' اندنیسیا' کریاطہ فوترا' سماراع۔

۶۔ سورہ الحجر: آیت:۲۰۔

۷۔ مفتی محمد شفیع' معارف القرآن' ج:۵' ص:۲۸۹' ۲۹۰' (طبع جدید)' کراچی' ادارۃ المعارف' ۱۴۲۷ھ' ۲۰۰۶ء۔

۸۔ سورۃ بنی اسرائیل: آیت نمبر:۱۲۔

۹۔ مفتی محمد شفیع' معارف القرآن' ج:۵' ص:۴۵۵۔

۱۰۔ سرۃ الجمعۃ: آیت نمبر:۹،۱۰۔

۱۱۔ مفتی محمد شفیع' معارف القرآن' ج:۸' ص:۴۳۹۔

۱۲۔ سورۃ النباء: آیت نمبر۱۱۔

۱۳۔ مفتی محمد شفیع، معارف القرآن ج:۸،ص:۶۵۱، ۶۵۴۔

۱۴۔ البخاری، صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب کسب الرجل وعملہ بیدہ، ص:۳۴۳، ۳۷۳، حدیث نمبر:۲۰۷۲۔

۱۵۔ الامام احمد بن حنبل ابوعبداللہ الشیبانی، المسند، ج:۱۱، ص:۱۷۴، حدیث نمبر:۲۷۸۱۳، (الطبعۃ الاولی)، بیروت۔لبنان، دارالکتب العلمیۃ، ۲۰۰۸ء۔۱۴۲۹ھ۔

۱۶۔ ابن ماجۃ، ابوعبداللہ محمد بن یزید، سنن ابن ماجۃ، ابواب التجارات، باب ماللرجل من مال ولدہ، ص:۳۲۸، ۳۲۷، حدیث نمبر:۲۲۹۰، (الطبعۃ الاولی)، الریاض۔المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، دارالسلام للنشر والتوزیع، ۱۹۹۹ء۔۱۴۲۰ھ۔

۱۷۔ ابن ابی شیبۃ، ابوبکر عبداللہ بن محمد، المصنف فی الاحادیث والآثار، تحقیق: کمال یوسف الحوت، ج:۴، ص:۴۶۷، حدیث نمبر:۲۲۱۸۶، (الطبعۃ الاولی)، الریاض، مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ء۔

۱۸۔ سورۃ الفرقان: آیت نمبر:۲۰۔

۱۹۔ مفتی محمد شفیع، معارف القرآن ج:۶، ص:۴۶۴۔

۲۰۔ (الف) ابن الجوزی، عبدالرحمٰن بن علی بن محمد، المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، تحقیق: محمد عبدالقادر عطا، مصطفی عبدالقادر عطا، ج:۲، ص:۱۴۶، (الطبعۃ الاولی)، بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیۃ، ۱۹۹۲ء۔۱۴۱۲ھ۔
(ب) ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی، البدایۃ والنہایۃ، ج:۱، ص:۲۳۷، لبنان، بیت الفکار الدولیۃ، ۲۰۰۴ء۔

۲۱۔ اسلامی طریقہ تجارت، ج:۲، ص:۲۶۔

۲۲۔ ابن حجر، ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی الشافعی، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، تحقیق: علی محمد البجاوی۔ج:۷، ص:۶۰۰، (الطبعۃ الاولی)، بیروت۔لبنان، دارالجیل، ۱۹۹۲ء۔۱۴۱۲ھ۔

۲۳۔ ابن سعد، ابوعبداللہ محمد بن سعد بن منیع البصری، الطبقات الکبری، ج:۸، ص:۱۶، بیروت۔لبنان، دارصادر۔

۲۴۔ ابن حجر، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، ج:۸، ص:۸۷۔

۲۵۔ ابن ماجۃ، سنن ابن ماجۃ، ابواب التجارات، باب السوم، ص:۳۱۶، ۳۱۵، حدیث نمبر:۲۲۰۴ء۔

۲۶۔ ابن حجر، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، ج:۷، ص:۶۷۸۔

۲۷۔ الطبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب، المعجم الکبیر، تحقیق: حمدی بن عبدالمجید السلفی، ج:۷، ص:۶۰۰، حدیث نمبر:۳۳۷، (الطبعۃ الثانیۃ)، الموصل، مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۹۸۳ء، ۱۴۰۴ھ۔

۲۸۔ ابن حجر، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، ج:۸، ص:۴۴۔

۲۹۔ ابن حجر، ایضاً ج:۸، ص:۲۳۶۔

۳۰۔ مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، تحقیق وتخریج: احمد زہوۃ، احمد عنایۃ، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب قصۃ الجساسۃ، ص:۱۲۰۴، حدیث نمبر:۷۳۸۶، (الطبعۃ الاولی)، بیروت۔لبنان، دارالکتاب العربی، ۲۰۰۴، ۱۴۲۵ھ۔

۳۱۔ ابن حجر، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، ج:۸، ص:۲۱۱۔

۳۲۔ ابن حجر' ایضاً ' ج:۸' ص:۲۲۷۔
۳۳۔ ابن عبدالبر' ابوعمر یوسف بن عبدالبر القرطبی' الاستیعاب فی اسماء الاصحاب' ج:۲' ص:۵۸۴' بیروت۔لبنان' دار الفکر للطباعة والنشر والتوزیع' ۲۰۰۶ء، ۱۴۲۷، ۱۴۲۶ھ۔
۳۴۔ ابن ہشام' ابومحمد عبدالملک بن ہشام الحمیری' سیرۃ ابن ہشام' تحقیق: الدکتور عمر عبدالسلام تدمری' ج:۳' ص:۲۸۹' (الطبعة الثالثة)' بیروت۔لبنان' دار الکتاب العربی ۱۹۹۰ء، ۱۴۱۰ھ۔
۳۵۔ ابن حجر' الاصابة فی تمییز الصحابة' ج:۷' ص:۴۷۵۔
۳۶۔ ابن حجر' ایضاً ' ج:۷' ص:۵۳۶۔
۳۷۔ (الف) ابن الاثیر' ابوالحسن علی بن محمد الجزری' اسد الغابة فی معرفة الصحابة' تحقیق: الشیخ علی محمد معوض' الشیخ عادل احمد عبدالموجود' ج:۷' ص:۱۴۸' (الطبعة الاولی)' بیروت۔لبنان' دار الکتب العلمیة' ۱۹۹۶ء۔
(ب) ابن حجر' الاصابة فی تمییز الصحابة' ج:۷' ص:۷۱۱۔
۳۸۔ النووی' ابوزکریا محی الدین بن شرف' تہذیب الاسماء واللغات' ج:۱' ص:۱۰۲' بیروت۔لبنان' دار الکتب العلمیة۔
۳۹۔ (الف) ابن عبدالبر' الاستیعاب فی اسماء الاصحاب' ج:۲' ص:۵۳۶ (ب) ابن حجر' الاصابة فی تمییز الصحابة' ج:۷' ص:۷۱۹۔
۴۰۔ ابن حجر' الاصابة فی تمییز الصحابة' ج:۷' ص:۵۴۸۔
۴۱۔ ابن حجر' ایضاً ' ج:۷' ص:۵۸۴۔
۴۲۔ ابو داؤد' سلیمان بن الاشعث السجستانی الازدی' سنن ابی داؤد' کتاب الادب' باب فی بر الوالدین' ص:۷۲۳' حدیث نمبر:۵۱۴۴' (الطبعة الاولی)' الریاض۔المملکة العربیة السعودیة' دار السلام للنشر والتوزیع' ۱۹۹۹ء۔۱۴۲۰ھ۔
۴۳۔ ابن حجر' الاصابة فی تمییز الصحابة' ج:۸' ص:۱۷۵۔
۴۴۔ ابن حجر' ایضاً ' ج:۷' ص:۴۷۴۔
۴۵۔ ابن حجر' ایضاً ' ج:۵' ص:۴۸۸۔
۴۶۔ ابن حجر' ایضاً ج:۷' ص:۵۳۲۔
۴۷۔ ابن حجر' ایضاً ج:۷' ص:۴۷۴۔
۴۸۔ ابن حجر' ایضاً ج:۵' ص:۴۸۸۔
۴۹۔ ابن حجر' ایضاً ج:۷' ص:۴۹۱۔
۵۰۔ ابن سعد' الطبقات الکبری' ج:۸' ص:۳۰۰۔
۵۱۔ ابن عبدالبر' الاستیعاب فی اسماء الاصحاب' ج:۲' ص:۵۱۸۔
۵۲۔ ابن الاثیر' اسد الغابة فی معرفة الصحابة' ج:۷' ص:۲۶۰۔
۵۳۔ ابن الاثیر' ایضاً ' ج:۷' ص:۲۲۲۔
۵۴۔ ابن حجر' الاصابة فی تمییز الصحابة' ج:۸۔ص:۲۷۱۔

۵۵۔ ابن ماجہ سنن ابن ماجہ، ابواب الطھارۃ وسننھا، باب الرجل یستعین علی وضوءٖ فیصب علیہ، ص:۵۸، حدیث نمبر۳۹۲۔
۵۶۔ (الف) ابن سعد الطبقات الکبری، جز۱، ص:۴۹۷۔ (ب) ابن حجر، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، ج:۸، ص:۱۲۹۔
۵۷۔ ابن عبدالبر، الاستیعاب فی اسماء الاصحاب، ج:۲، ص:۵۶۵۔
۵۸۔ ابن حجر، الاصابۃ فی میز الصحابۃ، ج:۷، ص:۵۷۵۔
۵۹۔ ابن حجر، ایضاً، ج:۷، ص:۵۳۵۔
۶۰۔ ابن حجر، ایضاً، ج:۷، ص:۵۳۱۔
۶۱۔ ابن حجر، ایضاً، ج:۸، ص:۱۰۱۔
۶۲۔ ابن حجر، ایضاً، ج:۷، ص:۶۸۲۔
۶۳۔ البخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، التاریخ الکبیر، تحقیق: السید ہاشم الندوی، ج ۳، ص:۴۱۴، بیروت۔ لبنان دار الفکر۔
۶۴۔ البخاری، صحیح البخاری، کتب الطب، باب حرق الحصیر لیسد بہ الدم، ص:۱۰۶۵، حدیث نمبر:۵۷۲۲۔
۶۵۔ البخاری، صحیح البخاری، کتاب الطب، باب التلبینۃ للمریض، ص:۱۰۶۰، حدیث نمبر:۵۶۸۹۔
۶۶۔ البخاری، ایضاً، ص:۱۰۶۰، حدیث نمبر:۵۶۹۰۔
۶۷۔ (الف) العینی، بدرالدین ابومحمد محمود بن احمد، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، تحقیق: عبداللہ محمود محمد عمر، کتاب الاطعمۃ، باب التلبینۃ، ج:۲۱، ص:۸۰، (الطبعۃ الاولی)، بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیۃ، ۲۰۰۱ء۔ ۱۴۲۱ھ۔
(ب) شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان، کشف الباری عما فی صحیح البخاری، کتاب الطب، باب التلبینۃ للمریض، ص:۵۵۸، کراچی، مکتبہ فاروقیہ، ۲۰۰۸ء، ۱۴۲۹ھ۔
۶۸۔ ابن عبدالبر، الاستیعاب فی اسماء الاصحاب، ج:۲، ص:۴۸۲، ۵۸۱۔
۶۹۔ البخاری، صحیح البخاری، کتب الطب، باب الحمی من فیح جہنم، ص:۱۰۶۵، حدیث نمبر:۵۷۲۴۔
۷۰۔ ابن حجر، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، ج:۸، ص:۲۸۰۔
۷۱۔ ڈاکٹر خالد غزنوی، طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس، ص:۲۱۰، (طبع چہارم)، لاہور، الفیصل ناشران وتاجران کتب، ۱۹۸۹ء۔
۷۲۔ البخاری، صحیح البخاری، کتاب الطب، باب العذرۃ، ص:۱۰۶۴، حدیث نمبر :۵۷۱۵۔
۷۳۔ ابن حجر، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، ج:۷، ص:۴۸۹۔
۷۴۔ ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، ابواب الطب، باب دواء المشی، ص:۴۹۹، حدیث نمبر:۳۴۶۱۔

ڈاکٹر عبید احمد خان بحیثیت اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامک لرننگ، جامعہ کراچی میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔

حیات محمد بحیثیت پی ایچ ڈی ریسرچ اسکالر، شعبہ اسلامک لرننگ، جامعہ کراچی میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔